مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

''جہاد'' ایک فریضہ ! جہاد کے ثواب کی مختلف شکلیں

جذبۂ جہاد سے عاری ہونا نفاق کی علامت ہے !

درسِ حدیث نمبر ۲۶ (۲۵؍ ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ/۲۲؍ جنوری ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر بڑا زور دیا ہے اور مسلمان کے لیے اس میں جو ثواب بتلایا ہے وہ بہت زیادہ ہے تو ثواب بتلا کر ترغیب بھی دی بلکہ اسے ایمان کی کسوٹی بنا دیا !

ارشاد فرمایا جو آدمی ایسا ہو کہ کبھی اس کے دل میں خیال نہ آیا ہو کہ میں جہاد فی سبیل اللہ کروں، نہ کبھی جہاد کیا نہ دل میں خیال آیا تو جنابِ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آدمی ناقص الایمان ہے یہ مکمل ایمان والا ہے ہی نہیں ! نفاق کی ایک قسم ہے اس کے اندر ! اگر وہ اسی طرح رہا تو اس کی موت جو ہوگی وہ گویا ایک قسم کے نفاق کی حالت میں ہوگی ! !

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُو وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ [۱]

اور جہاد کیا ہے ؟ جہاد کا مطلب محض لڑنا نہیں ہے ! بلکہ کسی خاص غرض سے جہاد ہوتا ہے ایک شخص نے آ کر دریافت کیا کہ ایک آدمی لڑتا ہے اور نیت اس کی یہ ہے کہ مجھے مالِ غنیمت ملے،

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۸۱۳

ایک اور آدمی ہے بہت عمدہ میدانِ جنگ کا نقشہ بنانا جانتا ہے لڑنا جانتا ہے اس کی (نیت) یہ ہوتی ہے کہ میرا چرچا ہو مشہور ہو جائے یہ اس کے دل میں خواہش ہے !

وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانَہٗ کوئی ایسے بھی ہوتا ہے کہ وہ پیچھے نہیں ہٹتا اور اپنا درجہ کہ میں کس درجہ میں لڑ سکتا ہوں کتنا بہادر ہوں کتنا قوی ہوں وہ دکھانا چاہتا ہے اپنے آپ کو ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آدمی جو اپنی بہادری دکھا رہا ہے اور وہ آدمی جس کا یہ منشا ہے کہ میں چاہے رہوں یا مارا جاؤں میرا نام تو ہو جائے گا چرچا تو ہوگا اور وہ آدمی جو مالِ غنیمت کے لیے لڑ رہا ہے کہ لڑیں گے جیتیں گے مال حاصل ہوگا حصہ ملے گا !

اس نے پوچھا فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ان میں سے کون خدا کی راہ میں لڑ رہا ہے ؟

آپ نے فرمایا حقیقی مجاہد وہ ہے جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، اللہ کے دین کو بلندی نصیب ہو، وہ ہے (مجاہد) فی سبیل اللہ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ [1]

صرف نیت پر اجر ہے :

اور یہ نیت رکھنی اور دل میں حسرت ہونی اور تمنا ہونی اور (پھر جہاد میں) نہ جا سکنا اس میں کوئی اجر ہے ؟ جیسے کہ اگر کسی آدمی کے دل میں خیال ہی نہیں کہ میں جہاد کروں ! تو اس کے بارے میں آپ نے فرمایا مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ ! تو کیا جو آدمی جا نہ سکتا ہو اور جی اس کا چاہتا ہو، اس کے لیے کوئی اجر ہے ؟

تو حضرت انسؓ اس کے راوی ہیں کہ ایک دفعہ ہم راستے میں آرہے تھے جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَّسِیْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ مدینہ میں ایسے لوگ ہیں جہاں بھی تم چل رہے ہو یا وادی قطع کر رہے ہو، راستہ طے کر رہے ہو، جہاں بھی پہنچ گئے ہو تم گو کہ ہیں وہ لوگ مدینہ میں مگر تمہارے ساتھ ہیں ! ! اور یہ بھی آیا ہے اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہوں گے ! ! قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ عرض کیا اجر میں بھی شریک ہیں

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۸۱۴

(حالانکہ) وہ یہاں آئے بھی نہیں، مدینہ ہی میں ہیں ! ؟ ارشاد فرمایا ہاں مدینے میں ہیں وہ اور اجر مل رہا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ معذور ہیں حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ [1] کوئی وجہ ہوگی، پریشانی ہے، کوئی بیماری ہے، جی چاہتا ہے، نہیں جاسکتا، جی چاہتا ہے سواری کا انتظام نہیں، خرچے کا انتظام نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بھی تمہارے ساتھ ہی ہے اور ان کو بھی ثواب اسی طرح مل رہا ہے جیسے کہ تم حاصل کر رہے ہو !

رسول اللہ ﷺ نے جیسے اس شخص کے بارے میں بتلایا کہ جو کبھی جہاد کا خیال نہیں کرتا وہ بہت غلط راہ پر ہے ! اسی طرح (جو صرف نیت رکھتا ہے) اس کو بھی بتایا کہ یہ ثواب میں شریک ہے ! کیونکہ اس کے دل میں یہ ہے کہ ایسے کروں ایسے کروں مگر مجبور ہے کہ وہ نہیں کرسکتا، ایسی مجبوری کی حالت میں اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیتے ہیں ! !

تو مطلب یہ ہوا کہ ہر آدمی کو جہاد کے لیے تیار رہنا چاہیے اور جہاد کرنا چاہیے ! اور یہ ایک فرض تھا اور فرض ہے ایسا کہ جب اس کام میں امت لگتی ہے تو وہ کامیاب ہوتی ہے، جہاں ایسا موقع ہو اور جہاں ایسی چیز ہو وہاں ان کو اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے گا ! آقائے نامدار ﷺ نے یہ تمام چیزیں بتلا دی ہیں نیتیں بتا دی ہیں کس طرح اور کیسے کام کرنا چاہیے ؟ وہ بتا دیا ہے ! !

مجاہد کے اہلِ خانہ کی خبر گیری :

یہ بھی ہے اس میں کہ اگر کوئی آدمی نہیں جاسکا اور دوسرے ساتھی گئے تو ان کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرنا اور بِخَيْرٍ (اچھی نیت سے ہو) یعنی بری نیت سے نہ ہو ! اسی نیت سے ہو کہ اللہ راضی ہو جائے، باقی کوئی اور نیت نہ ہو ! !

سازوسامان کی فراہمی :

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا خود نہیں جاسکا مگر اس نے سفر کا سامان کر دیا، یہ بھی ایک شکل ہے جہاد کی ! تو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو بھی ثواب ملے گا ! !

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۸۱۵

جذبۂ جہاد سے عاری ہونا :

لیکن اگر کسی نے نہ یہ کیا نہ یہ کیا تو اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ [۱] قیامت سے پہلے اس کو اللہ تعالیٰ کسی شدید مصیبت میں گرفتار فرمائیں گے ! تو یہ جہاد ایسی چیز ہے کہ دین کے پھیلنے کا ایک ذریعہ ہے اور اس میں ہوتا یہی ہے کہ اللہ کا دین پھیلانے کی نیت ہوتی ہے اور اگر دین پھیلانے کا جذبہ اس میں نہیں ہے تو ظاہر بات ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہوگا (تو یہ چیز نفاق کی علامت ہوئی) ! ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے، آمین ! اختتامی دعا............... (مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ مئی ۱۹۹۵)

✿ ✿ ✿

تقریب تکمیل بخاری شریف و دستار بندی

۲۱؍ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ /۱۱؍جنوری ۲۰۲۶ء بروز اتوار جامعہ مدنیہ جدید میں "تکمیل بخاری شریف و دستار بندی" کی پروقار تقریب ان شاء اللہ صبح دس بجے منعقد ہوگی ! اس مبارک موقع پر شرکت فرما کر برکات سے مستفیض ہوں

اس موقع پر ملک عزیز کے کبار علماء و مشائخ کرام تشریف لا رہے ہیں

قائد جمعیۃ **حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب** دامت برکاتہم

بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے ان شاء اللہ

الداعی اِلی الخیر

عکاشہ میاں غفرلہٗ و اراکین و خدام جامعۃ مدنیۃ جدید

[۱] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۸۲۰

سیرتِ مبارکہ

مکہ مکرمہ ..... محل وقوع ، اہمیت

سیّد الملة و مؤرخ الملة حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ کی تصنیفِ لطیف
سیرتِ مبارکہ "محمد رسول اللہ" ﷺ کے چنداوراق

قصی اور تعمیرِ مکہ :

مکہ کے باشندے اس کو بے ادبی سمجھتے تھے کہ خانہ کعبہ کے قریب رات کو آرام کریں یا اللہ کے گھر کے برابر اپنا گھر بنائیں ، ضرورت کے وقت وہ خیمے یا چھولداریاں لگا لیتے تھے ، مکان یہاں نہیں بناتے تھے اس لیے شہر کی آبادی کعبہ سے کچھ فاصلہ پر نشیبی حصہ میں تھی [1]

کعبہ کے قریب جب آبادی نہیں تھی اور اس علاقہ (حرم) میں خودرو درخت کا کاٹنا ممنوع تھا تو قدرتی بات تھی کہ انسانوں کے بجائے درختوں کے ہجوم نے خانہ کعبہ کے احاطہ کو گھیر رکھا تھا سب طرف کیکر کے درخت تھے یا بیروں کی جھاڑیاں ، خود انسانوں کے رہنے کا علاقہ (شہر مکہ) تنگ ہو گیا تھا اس کو توسیع کی ضرورت تھی !

قصی نے مکہ پر قبضہ کیا تو شہر مکہ کی تعمیر جدید کا منصوبہ بھی تیار کیا ! اس جنگل کو صاف کرایا لوگوں کے وہم کو دور کرنے کے لیے سب سے پہلے خود کلہاڑا چلایا اور اعتراض کا جواب یہ دیا کہ ہمارا مقصد آبادی ہے ، بربادی مقصود ہو تو بے شک درخت کاٹنے ممنوع ہیں [2]

---

[1] مُسفلہ یہی حصہ ہے اس کے بالمقابل بلند حصہ کو مُعَلّاتْ کہتے ہیں ، کعبہ اسی حصہ میں تھا مورخین نے مکہ اور بکہ میں یہ فرق کیا ہے کہ بکہ وہ بلند حصہ جس میں "کعبہ" ہے اور مکہ پورا شہر یا مکہ کا وہ مقابل حصہ جس میں شہر آباد تھا (معجم البلدان ، لفظ بکہ) اس حصہ کو بکہ اس لیے کہتے تھے کہ یہاں زائرین کا ہجوم رہتا تھا نیز اس لیے کہ عقیدہ یہ تھا کہ یہ جابر اور ظالم طاقتوں کی گردن توڑ دیتا ہے۔ (سیرة ابن هشام ج ۱ ص ۷۲)

[2] وضاق البلد وكان كثيرا الشجر العضاة والمسلم فهابت قريش قطع ذلك فى الحرم فامرهم قصى بقطعه و قال انما تقطعونه لمنازلكم و لخططكم و بهلة الله على من اراد فسادا وطع هو بيده واعوانه. (ابن سعد ج ۱ ص ۴۰)